قاضی نکاح اور سید کے لیے استحقاق امامت

قاضی نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرے شخص کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: قاضی کے ہوتے ہوئے دوسرے شخص کو امامت کا حق ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس زمانہ میں قاضی شرعی نہیں ہیں،(۱) ان قاضیوں کو جواَب موجود ہیں، امامت وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے، امام ومؤذن کا مقرر کرنا اولاً بانی مسجد اور واقف کا حق ہے، اس کے بعد اس کی اولاد میں جو اہل ہے، اس کا حق ہے، ان کے بعد اہل محلّہ یا اہل شہر جس کو امام مقرر کریں، وہ امام ہوگا۔ (کذا فی الدر المختار والشامی)(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۳/۹۰)

قاضی نکاح کو امامت کا کوئی شرعی استحقاق نہیں:

سوال: قاضی کی امامت سے چند لوگ منکر اور چند مقتضی ہوں اور قاضی مصر ہو تو قاضی حق پر ہے، یا نہیں؟

الجواب

قاضی عرفی کو اس بارے میں کچھ استحقاق خاص نہیں ہے؛ بلکہ موافق تفصیل اول بانی، یا اس کے ورثہ، یا اہل محلّہ کو اس کا استحقاق ہے کہ وہ جس کو چاہیں، مقرر کریں۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۳/۹۰)

---

(۱) یہ اس زمانہ کی بات ہے، جب ہندوستان میں انگریزی حکومت برسر اقتدار تھی، کئی جگہوں پر انگریزی حکومت کی جانب سے ہی قاضی سابقہ روایات کے مطابق قاضی کا تقرر ہوتا تھا، انگریزی حکومت کے دوران ہی مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کو قائم کرنے اور دین کے عائلی مسائل کے حل کے لیے ہندوستان میں صوبائی اعتبار سے امارت شرعیہ کا نظام قائم ہونے لگا، امارت شرعیہ شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس کے تحت متفقہ طور پر امیر شریعت کا انتخاب عمل میں آتا ہے، ساتھ ہی ساتھ دار القضاء کا قیام ایک شرعی ضرورت ہے، قاضی شرعی کی تقرری امیر شریعت کی قانونی ذمہ داری ہے۔ موجودہ دور کے قاضی شرعی کو وہ قوت حاصل نہیں ہے کہ وہ امام کا انتخاب کرے۔ انیس

(۲-۳) ولاية الأذان والإقامة لبانی المسجد مطلقاً، وكذا الإمامة لو عدلاً. (الدر المختار)

وفی الأشباه: ولد البانی وعشيرته أولىٰ من غيرهم آه، وسيجیء فی الوقف أن القوم إذا عينوا مؤذناً وإماماً وكان أصلح مما نصبه البانی فهو أولىٰ، وذكره فی الفتح عن النوازل وأقره، آه. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الأذان: ۱/۳۷۲، ظفير)

پہلی سند قضا اس وقت کار آمد نہیں ہے:

سوال: قاضی کی سند میں اقامت جمعہ وعیدین وجماعت وترغیب وتحریص مرد ماں بطاعات وعبادات مذکور ہے، اس سے کیا مراد ہے؟

الجواب

جب کبھی سلاطین اسلام کی طرف سے قضاۃ مقرر ہوتے تھے، یہ اس وقت لکھا جاتا تھا، اب ان کو کوئی خاص حق اس بارے میں نہیں ہے اور تحریص وترغیب بسوئے طاعات واعظان اسلام کرتے ہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۹۱/۳)

شیخ اور سید کی موجودگی میں دوسرا امام بن سکتا ہے یا نہیں اور تاجر کی امامت جائز ہے یا نہیں:

سوال: شیخ سید کی موجودگی میں بڈھے کو امام بنانا کیسا ہے اور دوکاندار جو شریف اور متقی ہے، وہ امامت کرا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے، شیخ وسید کی تخصیص نہیں ہے، شیخ وسید کی نماز غیر شیخ وسید کے پیچھے ہو جاتی ہے، امام کو لائق امامت ہونا چاہیے، نسب کی اس میں کچھ قید نہیں ہے، جو شخص مسائل نماز سے واقف ہو اور متقی ہو، وہی احق بالامامت ہے، سید ہو، یا دوکاندار ہو، یا پیشہ والا ہو، بڈھا ہو، یا جوان ہو۔ (۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۱۹/۳)

یہ غلط ہے کہ سادات ہی مستحق امامت ہیں:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے سادات اور کوئی مستحق امامت نہیں ہے، یہ کہنا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب

یہ غلط ہے کہ سوائے سادات کے اور کوئی شخص مستحق امامت نہ ہوگا، امامت کا استحقاق علم وفضل وتقویٰ پر ہے اور جو شخص مسائل سے واقف ہو، وہ اگرچہ سید نہ ہو، بہ نسبت سید کے جو مسائل سے ناواقف ہو، احق واولیٰ بالامامت ہے۔ (کمافی کتب الفقہ) (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۹۳/۳)

---

(۱) (والأحق بالإمامة) تقديماً بل نصباً (الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۰/۱، ظفير)

(۲) (والأحق بالإمامة) تقديماً بل نصباً (الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۱۸/۱، ظفير)

فقیر وسید میں سے احق بالامامت کون ہے:

سوال: ایک مسجد میں امام قوم کا فقیر ہے، اس کے گھر میں پردہ نہیں ہے، دوسری مسجد میں امام سید ہے اور اس کے گھر میں پردہ ہے؛ لیکن وہ نابینا ہے، نمازِ جمعہ میں کس امام کو ترجیح ہے؟

الجواب

امامت کے لیے افضل وہ شخص ہے، جو مسائل نماز کے جانتا ہو اور صالح ومتقی ہو، اندھے ہونے سے امامت میں کچھ حرج نہیں، جب کہ وہ نیک اور محتاط ہو اور مسائل سے واقف ہو، پس اگر وہ امام اندھا مسائل داں ہے اور نیک ہے تو جمعہ کی امامت کے لیے بھی وہی افضل ہے۔(۱)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۹۷)

جولاہے کا سید کی امامت کرنا:

(الجمعیۃ، مورخہ یکم اگست ۱۹۲۸ء)

فی زمانہ سید لوگ کہتے ہیں کہ جولاہے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور وہ خود پنجوقتہ نماز ادا نہیں کرتے اور جاہل وناخواندہ ہیں اور قوم جولاہان میں حافظ عالم ہیں، ان کے پیچھے جاہل سید نماز نہیں پڑھتے؟

الجواب

جولاہے کی امامت جائز ہے اور جب کہ وہ علم وصلاح میں باقی لوگوں سے اچھا ہو تو اسی کو امام مقرر کرنا افضل ہے، یہ خیال کہ سید کی نماز جولاہے کے پیچھے نہیں ہوتی، غلط ہے۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔(کفایت المفتی:۳/۱۲۸)

سید اگر وعدہ خلافی کرے تو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں:

جواب دیگر: خدا اور رسول کے احکام میں سید اور امتی دونوں داخل اور مکلّف ہیں اگر کوئی سید کوئی خلاف شرع کام کرے تو اس پر بھی اسی طرح مواخذہ ہوگا، جس طرح کسی غیر سید پر ہوتا ہے، اگر سید نے کسی جائز معاہدے پر رضامندی دیدی اور اس کے بعد اس سے بلاوجہ انحراف کیا تو عہد شکنی اور وعدہ خلافی کا ان پر بھی گناہ عائد ہوگا، سید

(۱-۲) (والأحق بالإمامة)تقديماً بل نصباً(الأعلم بأحكام الصلاة)فقط صحةً وفساداً بشرط إجتنابه للفواحش الظاهرة.(الدرالمختار علٰى هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۰)

... قيد كراهة إمامة الأعمٰى فى المحيط وغيره بأن لايكون أفضل القوم،فإن أفضلهم فهو أولٰى، آه.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)

ہونے کی وجہ سے وہ اس مواخذہ سے بری نہ ہوجائیں گے، چار آدمیوں کے سامنے اقرار کرکے پھر جانا بھی ایسی ہی عہد شکنی ہے، جیسی کہ پوری پنچایت کے سامنے وعدہ کرکے پھر جانے کی صورت میں ہوتی؛ بلکہ سیدوں پر اتباع شریعت کی ذمہ داری ان کے منصب کے لحاظ سے زیادتی ہوتی ہے، اگر سید صاحب اپنے عہد کو پورا نہ کریں اور اپنی کوتاہی پر نادم ہوکر توبہ نہ کریں تو لوگوں کو حق ہے کہ وہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور دوسرا امام مقرر کرلیں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔(کفایت المفتی:۱۲۴/۳-۱۲۵)

حق نکاح خوانی اور امامت عیدین:

سوال:　قاضی شہر مظفر نگر قاضی محمد ضیاء الدین تھے اور وہ پابند صوم وصلوٰۃ تھے، بحیثیت قاضی شہر ہونے کے ان کے کچھ حقوق مقررہ تھے اور دو کام سپرد تھے:

ایک نکاح خوانی، دوسرے امامت عیدین۔

جس سے نسلاً بعد نسلٍ چھ سات پشت تک مستفید ہوتے رہے ہیں؛ کیوں کہ چھ سات پشت سے قضیات براہِ راست ان کے بزرگوں میں رہی ہے، ان کا انتقال ہوگیا ہے۔

اب تین شخص دعویدار ہیں، قاضی ضیاء الدین کے صاحبزادہ جو پابند صوم وصلوٰۃ اور ارکان ومسائل نماز سے واقف ہیں اور نکاح خوانی وخطبہ خوانی کو انجام دے سکتے ہیں۔ایک اور صاحب ہیں، جن کے آباؤ اجداد سے کوئی قاضی نہیں ہوا اور خود سود لیتے ہیں۔تیسرے صاحب، صاحب متذکرہ کے بڑے بھائی ہیں، پابند صوم وصلوٰۃ ہیں، عربی داں ہیں؛ لیکن غیر مقلد ہیں اور کل باشندگان مظفر نگر حنفی ہیں، ان تینوں صاحبان میں سے کس کا تقرر ہونا مناسب ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

شریعت اسلام میں دونوں امور میں (جو کہ قاضی ضیاء الدین مرحوم کے سپرد تھے؛ یعنی امامت عیدین اور نکاح خوانی) وراثت نہیں ہے؛(۲) بلکہ جو شخص اہل ان امور کا ہو اور اس میں اوصاف امامت وقضاء پائے جاویں، وہ امام وقاضی بنایا جاوے۔

اوصاف امامت یہ ہیں کہ امام مسائل نماز سے واقف ہو، صالح ومتدین ہو، قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو، فاسق

(۱)　﴿أوفوا بالعهد إن العهد كان مسئولا﴾ (بنی اسرائیل:٣٤)

(۲)　البتہ بانی مسجد اگر امام ہو تو وراثت میں اس کے بعد امامت کا مستحق اس کے خاندان کا فرد ہوگا، اگر وہ اس عہدہ کے لائق ہو۔

البانی للمسجد أولى من القوم بنصب الإمام والمؤذن في المختار إلا إذا عين القوم أصلح ممن عينه الباني.(رد المحتار،كتاب الوقف:٦/٤٥٦،دار الكتب العلمية،بيروت،انيس)

ومبتدع نہ ہو، عام اہل اسلام کو بوجہ اس کے بداعمال ہونے اور فسادِ عقائد کے اس سے نفرت نہ ہو؛ کیوں کہ یہ امر بھی باعث کراہت امامت ہوتا ہے۔(۱)

اور چوں کہ عام اہل شہر حنفی مقلد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہیں؛ اس لیے غیر مقلد اور بدعتی کو ان کا امام نہ بنایا جاوے کہ اولاً بوجہ عدم تقلید، یا بدعات کے، وہ امامت کے لائق نہیں ہے۔ ثانیاً عام اہل اسلام کو اس سے نفرت ہوگی، پس ہر سہ صاحبان مذکورین میں سے ہی اگر کسی کو امام وقاضی بنانا مناسب ہے تو قاضی صاحب مرحوم کے صاحبزادے (نمبرا) جو کہ پابند صوم وصلوٰۃ اور مسائل نماز سے واقف ہیں اور نکاح خوانی کو انجام دے سکتے ہیں، امام وقاضی بنانے کے لیے لائق تر ہیں؛ کیوں کہ (نمبر۲) بوجہ سود خوری کے (۲) اور (نمبر۳) بوجہ غیر مقلدی ... کے امام حنفیان اہل سنت بنانے کے لائق نہیں ہیں۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۱۱۴-۱۱۵)

---

(۱)　(والأحق بالإمامة) تقديماً بل نصباً (الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض، إلخ (ولو أم قوماً وهم له كارهون، إن) الكراهة (لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره) له ذلک تحريماً لحديث أبي داؤد: "لايقبل اللّٰه صلوٰة من تقدم قوماً وهم له كارهون"، (الدر المختار على هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۰، ظفير) (عن عبدالله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كا يقول: ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوماً وهم له كارهون، الخ. (سنن أبي داؤد، باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون (ح: ۵۹۳)/ المعجم الكبير للطبراني، عمران بن عبدالمغافری عن عبدالله بن عمرو (ح: ۱۷۶)/ مسند ابن أبي شيبة، حديث سلمان الفارسی (ح: ۴۵۳)/ سنن ابن ماجة، باب من أم قوماً وهم له كارهون (ح: ۹۷۰)/ صحيح ابن خزيمة، باب الزجر عن إمامة المرء من يكره إمامته (ح: ۱۵۱۸) عن عطار بن دينار الهذلی مرسلاً)

عن إسماعيل بن رجاء قال سمعت أوس بن ضمعج يقول: سمعت أبا مسعود رضى الله عنه يقول: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله وأقدمهم قراء ة فإن كانت قراء تهم سواء فليؤم أقدمهم هجرة فإن كانوا فی الهجرة سواء فليوم أكبرهم سنا. (الصحيح لمسلم، كتاب المساجد من أحق بالإمامة: ۱/ ۲۳۶)

(عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراء كم. (سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة؟ رقم الحديث: ۵۹۰، ص: ۸۷، بيت الأفكار، انيس)

قال الشرنبلالی: شروط صحة الإمامة للرجال الاصحاء ستة أشياء: الإسلام وهو شرط عام فلا تصح إمامة منكر البعث أو خلافة الصديق رضى اللّٰه تعالى عنه أو صحبته أو يسبّ الشيخين أو ينكر الشفاعة أو نحو ذلک من يظهر الإسلام مع ظهور صفته المكفرة له (والبلوغ)؛ لأن صلوٰة الصبی نفل ونفله لايلزمه (والعقل) لعدم صحة صلاته بعدمه كا لسكران (والذكورة) خرج به المرأة لـلأمر بتأخيرهن والخنثى امرأة فلا يقتدى به غيرها (والقراء ة) بحفظ اٰية تصح بها الصلاة على الخلاف (و) السادس (السلامة من الأعذار) فإن المعذور صلاته ضرورية فلا يصح اقتداء غيره به. (مراقی الفلاح على حاشية الطحطاوی، باب الإمامة: ۱۵۶)

(۲)　وكذا تكره خلف أمرد، إلخ، وشارب الخمر وآكل الربوا، (الدر المختار على هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۵، ظفير)

(۳)　ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع أی صاحب بدعة، الخ، وزاد ابن ملک: ومخالف كشافعی، إلخ. (أيضاً: ۱/ ۵۲۵، ظفير) (باب الإمامة، انيس)

عیدگاہ کی امامت:

سوال:　ایک شخص نے عیدگاہ بنائی اور خود اس کا امام ہوا، چند برس کے بعد اس نے کسی دوسرے کو امام بنا کر اس کے پیچھے نماز پڑھی، اب امام اول مرگیا، اس کا ایک لڑکا ہے، اس صورت میں حق امامت کس کو ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حق امامت اس صورت میں بانی عیدگاہ کو ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۸۱/۳)

☆☆☆

(۱)　ولاية الأذان والإقامة لباني المسجد مطلقاً، وكذا الإمامة لو عدلاً .(الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب الأذان: ۳۷٤/۱، ظفیر)